سوال

(238) عورت اپنی نماز کےلیے اقامت کہہ سکتی ہے؟

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کیا عورت اپنی نماز کےلیے اقامت کہہ سکتی ہے۔ اوراس کی کیا دلیل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ہاں عورتیں اقامت کہہ سکتی ہیں۔ اگرچہ جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ عورت کےلیے اذان یا اقامت کہنا جائز نہیں ہے۔ اوران حضرات کی دلیل وہ حدیث ہے جوسنن بیہقی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"لا اذان ولا اقامة على النساء" (سنن الکبری للبیہقی میں یہ روایت فضیلۃ الشیخ کے ذکر کردہ الفاظ کے بجائے "لیس على النساء اذان ولا اقامة" ہیں، دیکھیے السنن الکبری للبیہقی 408/1، حدیث 1779) ''یعنی عورتوں کےلیے اذان اوراقامت نہیں ہے۔''

لیکن امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف اوران کا اپنا قول ہے، اورابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ اسی طرح ایک اورروایت بھی ذکر کی گئی ہے جوانتہائی ضعیف ہے کہ:

النساء عين و عورات فاستروا عينهن بالسكوت و عوراتهن بالبيوت (یہ روایت فضیلۃ الشیخ کے بیان کردہ الفاظ کے ساتھ مجھے نہیں مل سکی البتہ "انما النساء عي و عورة فكفوا عيهن بالسكوت واستروا عوراتهن بالبيوت" کے الفاظ سے ملی ہے دیکھیے: العلل المتناهيه فى الاحاديث الواهيه، لابن جوزی: 2/632 روایت نمبر 1044، طبع دارالکتب بیروت بتحقیق خلیل المیس، الفاظ میں معمولی فرق کے ساتھ یہ روایت کنزالعمال (طبع بیروت) 16/465 حدیث 44968 میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

"عورتوں میں ایک طرح کا جھول ہوتا ہے اوریہ چھپانے کے لائق ہیں۔ سوان کے جھول کو خاموشی کے ذریعے سے اوران کی شخصیات کا گھروں کے ذریعے سے چھپاؤ۔"

مگراس روایت کی سند انتہائی ضعیف ہے۔

رہی دلیل اس بات کی کہ عورتوں کےلیے اقامت جائز ہے، وہ حدیث ہے جسے 'حدیث مسئ الصلاۃ' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جوبخاری و مسلم میں روایت کی گئی ہے اورابوداؤد میں بھی ہے، اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نمازی سے فرمایا تھا کہ:

فتوضا کما امرک اللہ ثم تشهد و اقم (سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب من لا یقیم صلبہ فی الرکوع۔۔۔، حدیث: 861۔ سنن الترمذی، کتاب ابواب الصلاۃ، باب وصف الصلوۃ، حدیث: 302۔ صحیح ابن خزیمۃ: 274/1، حدیث: 545)

''پھر وضو کر جیسے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے پھر دعا پڑھ اور اقامت کہہ۔''

اور عورتیں بھی مردوں ہی کی طرح اور ان ہی کی جنس سے ہیں اور شرعی مسائل مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے بنیادی طور پر ایک سے ہیں سوائے اس کے جہاں ان میں کسی تفریق کا بیان آ جائے، اور اس مسئلہ میں تفریق کی کوئی دلیل وارد نہیں ہے۔ چنانچہ عورتوں کے لیے اقامت کہنا جائز ہوگا مگر وہیں جہاں اجنبی مرد موجود نہ ہوں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 226

محدث فتویٰ